© rasailojaraid.com



## نازیبا لباس کی سلائی پر مواخذہ

س: میرے شوہر کا کپڑوں کی سلائی کا یونٹ ہے جہاں پر وہ برآمد کے لیے مال تیار کرتے ہیں، مثلاً جیکٹ، ٹی شرٹ، ٹراؤزر وغیرہ۔ بعض اوقات لیڈیز آئٹم کا بھی آرڈر آجاتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا خواتین کے مختصر لباس سینا گناہ کے زمرے میں آتا ہے؟ میرے شوہر کا کام صرف سلائی کی حد تک ہے، آگے فروخت کرنے کا کام نہیں ہے۔ کیا یہ کاروبار جائز ہے؟

ج: اکلِ حلال دین کے بنیادی مطالبات میں سے ایک مطالبہ ہے اور ایمان کے تحفظ و ترقی کے لیے شرط کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ کے سوال سے یہ جان کر بہت اطمینان ہوا کہ الحمدللہ اس دورِ انحطاط میں بھی ہمارے معاشرے میں اللہ کے ایسے بندے موجود ہیں جو اپنے ہاتھ کی محنت کی کمائی کو حلال ذرائع سے حاصل کر کے دنیا اور آخرت کی کامیابی کے خواہش مند ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے شوہر کو ہمیشہ اکلِ حلال کے حصول کی توفیق دے اور رزق میں برکت دے۔ آمین!

جہاں تک کپڑوں کے سینے کے حوالے سے جواب دہی کا تعلق ہے، اگر ایک شخص ملازمت کے حصول یا کسی کاروباری معاہدے سے پہلے شرائط میں یہ بات شامل کر لے کہ وہ کس قسم کے کام کرے گا اور کس قسم کے کام سے معذور سمجھا جائے، تو یہ اسلام کی روح کے عین مطابق ایک عمل ہوگا۔ لیکن اگر ملازمت اختیار کرتے وقت یا کاروباری معاملہ طے کرتے ہوئے ایسی کوئی شرط نہیں طے کی گئی اور کپڑوں کی سلائی کا مدت یا تعداد کے لحاظ سے ایک معاوضہ طے کر لیا گیا کہ اتنے دن کام کرنے پر، یا اتنی تعداد میں کپڑے سینے پر یہ ادایگی ہوگی تو اس شکل میں ایک کارکن کے ہاتھ میں یہ اختیار نہیں رہتا کہ وہ کپڑوں کے سینے میں اپنے انتخاب کی بنیاد پر کپڑے سیئے۔ اسے معاوضہ سینے کا مل رہا ہے، تراشنے یا کپڑوں کو کسی خاص طور پر ڈیزائن کرنے کا نہیں، اور نہ ان کپڑوں کے سلنے کے بعد استعمال میں اس کا کوئی دخل یا اختیار ہے۔

© rasailojaraid.com